www.KitaboSunnat.com

PDF Split DEMO : Purchase from www.A-PDF.com to remove the waterma

یہ باب ص ۶۷ سے ۹۰۴ تک چلتا ہے۔

پھر چند بہت مفید ضمیمے ہیں۔ ضمیمہ نمبر ۱ میں تمام اسمائے معرفہ (انبیاء و رسل' رجال' اماکن اور اسمائے اعداد اور اسمائے ضمیر' اسمائے اشارہ بھی) شامل ہیں۔ علاوہ ازیں عبادات اور شرعی اصطلاحات کا بھی اضافہ کیا گیا ہے۔ ضمیمہ نمبر ۲ میں اسمائے نکرہ (متنوع عنوانات کے تحت جانوروں' پرندوں' نباتات' اجزائے بدن' ہتھیار' برتن' کپڑے وغیرہ کے عربی الفاظ) بھی اردو تشریح کے ساتھ مندرج ہیں۔ ضمیمہ نمبر ۳ لغت اضداد پر مشتمل ہے۔ ایک دوسرے سے تضاد رکھنے والے الفاظ سے بھی ان کا مفہوم زیادہ آسانی سے سمجھ میں آتا ہے۔ ضمیمہ نمبر ۴ میں ایک بہت اہم ضرورت' اردو دان سرسری عربی شناسوں کے لیے اور عربی زبان کے طلبہ کے لیے پوری کر دی گئی ہے' یعنی ماضی یا مضارع میں حرف عین میں حرکت کی تبدیلی سے معانی میں جو فرق پڑ جاتا ہے اسے نمایاں کیا گیا ہے۔ ضمیمہ نمبر ۵ میں بعض متفرقات کا تذکرہ ہے۔ اگلے ضمیموں میں الفاظ کے اضداد' غلط العام اور خاص الفاظ پر گفتگو کی گئی ہے۔

ایک فقیر آدمی بیس پچیس برس ایک مبارک مقصد کے لیے پختہ عزم اور صبر و ثبات کے ساتھ چلتا رہا اور آج ایک گراں بہا حاصلِ سفر' اہل ذوق کے سامنے پیش کر رہا ہے۔ مولانا عبدالرحمٰن کیلانی نے اور بھی متعدد دینی کتابیں لکھی ہیں' لیکن ان کے اس تازہ کارنامے نے تو گویا ان کتابوں ہی کو نہیں' اپنے دور کے لکھنے والوں کے ہجوم کو بھی پیچھے چھوڑ دیا ہے۔ اللہ ان کی محنت قبول فرمائے اور ان کی کتاب کے قدردان پیدا کرے۔ (نعیم صدیقی)

(3)

ماہنامہ محدث لاہور

تبصرہ نگار: حافظ محمد اسحٰق زاہد

یہ کتاب قرآن کے مترادفات سے تعلق رکھتی ہے جن کا تعلق قرآن مجید کی فصاحت و بلاغت سے ہے' سی طرح قرآن مجید انتہائی جامع الفاظ' اس کی کامل ترتیب اور بے بدل فصاحت و بلاغت......اس کے اعجاز کا ہ پہلو ہے جس کے سامنے عرب و عجم کے تمام ادیب (نزول قرآن سے لے کر اب تک) بالکل عاجز دبے س رہے ہیں۔

قرآن مجید کی فصاحت کے بے شمار پہلو ہیں جن میں سے ایک یہ ہے کہ اللہ جل شانہ نے اس کے یک ایک لفظ کو ایسی جگہ پر وضع فرمایا جو اس کے لیے موزوں ترین ہے۔

یہی وجہ ہے کہ کوئی بڑے سے بڑا ادیب اور ماہر لغت بھی جب اپنے کلام کو ترتیب دیتا ہے تو کوئی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نَعۡمَلۡ صَالِحًا غَيۡرَ الَّذِىۡ كُنَّا نَعۡمَلُ۔ (۳۵/۳۷) — پروردگار ہم کو نکال لے۔ تب ہم نیک عمل کیا کریں گے نہ وہ جو (پہلے) کرتے تھے۔

۴۔ هَمۡس، انسان کی کسی بھی حرکت کی آواز (ف ل ۱۹۲) کھسر پھسر یا کانا پھوسی کی آواز (منجد) الصوت الخفی واخس (م ل) گویا اس سے مراد انسان کی کوئی بھی دھیمی اور قابل محسوس آواز ہے۔ ارشادِ باری ہے:

وَخَشَعَتِ الۡاَصۡوَاتُ لِلرَّحۡمٰنِ فَلَا تَسۡمَعُ اِلَّا هَمۡسًا۔ (۲۰/۱۰۸) — اور خدا کے سامنے سب آوازیں دب جائیں گی اور تم آواز خفی کے سوا کوئی آواز نہ سن سکو گے۔

۵۔ حَسِيۡس، قدموں کی آہٹ، چاپ، خفیف سی آواز (منجد) آگ کے بھڑکنے کی آواز (ف ل ۳۰۲) ارشادِ باری ہے:

لَا يَسۡمَعُوۡنَ حَسِيۡسَهَا وَهُمۡ فِىۡ مَا اشۡتَهَتۡ اَنۡفُسُهُمۡ خٰلِدُوۡنَ (۲۱/۱۰۲) — نہیں سنیں گے اس کی آہٹ وہ اپنے جی کے مزوں میں سدا رہیں گے۔ (عثمانی)

۶۔ مُكَآء، (مکو) منہ سے سیٹی بجانا (منجد) اور اس میں موسیقی کے تمام سُر تال شامل ہیں۔

۷۔ تَصۡدِيَة: (صدی) دونوں ہاتھوں سے تالیاں بجانا (م ل) اور اس میں تمام ساز و مضراب شامل ہیں۔ ارشادِ باری ہے:

مَا كَانَ صَلٰوتُهُمۡ عِنۡدَ الۡبَيۡتِ اِلَّا مُكَآءً وَّتَصۡدِيَةً (۸/۳۵) — اور ان لوگوں کی نماز خانہ کعبہ کے پاس سیٹیاں اور تالیاں بجانے کے سوا کچھ نہ تھی۔

۸۔ ضَبۡح: گھوڑے کے تیز دوڑنے کی وجہ سے اس کے ہانپنے کی آواز (ف ل ۱۹۹) ارشادِ باری ہے:

وَالۡعٰدِيٰتِ ضَبۡحًا (۱۰۰/۱) — اُن سرپٹ دوڑنے والے گھوڑوں کی قسم جو ہانپ اٹھتے ہیں۔

۹۔ خُوَار: بیل۔ گائے یا بچھڑے کی آواز (ف ل ۱۹۲) قرآن میں ہے:

وَاتَّخَذَ قَوۡمُ مُوۡسٰى مِنۡ بَعۡدِهٖ مِنۡ حُلِيِّهِمۡ عِجۡلًا جَسَدًا لَّهٗ خُوَارٌ۔ (۷/۱۴۸) — اور قوم موسیٰ نے موسیٰ کے بعد اپنے زیور کا ایک بچھڑا بنا لیا۔ وہ ایک جسم تھا جس میں سے بیل کی آواز نکلتی تھی۔

۱۰۔ زَفِير: زفر بمعنی لمبا سانس باہر نکالنا اور زفیر بمعنی گدھے کے رینگنے کی ابتدائی آواز جو آہستہ آواز سے اونچی ہونا شروع ہو جاتی ہے۔ (ف ل ۳۴)

۱۱۔ شَهِيۡق، گدھا جب رینگنے کو ختم کرنے لگے تو آخر کی آواز جو اونچی آواز سے پست ہونا شروع ہوتی ہے (ف ل ۳۴) اور یہ دونوں ایک دوسرے کی ضد ہیں (م ل) ارشادِ باری ہے:

فَاَمَّا الَّذِيۡنَ شَقُوۡا فَفِى النَّارِ لَهُمۡ فِيۡهَا زَفِيۡرٌ وَّشَهِيۡقٌ۔ (۱۱/۱۰۶) — تو جو بدبخت ہیں وہ دوزخ میں ڈال دیے جائیں گے اس میں ان کے لیے زفیر اور شہیق جیسی آوازیں ہوں گی۔

یہ آوازیں یا تو جہنم کی آگ سے پیدا ہوں گی جو انہیں سننا پڑیں گی یا گرمی اور پیاس کی شدت کی وجہ سے خود ان کے اندر سے منہ کے راستہ ایسی آوازیں نکلیں گی۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَالْاُذُنَ بِالْاُذُنِ وَالسِّنَّ بِالسِّنِّ وَ الْجُرُوْحَ قِصَاصٌ (۵/۴۵) کان کے بدلے کان، دانت کے بدلے دانت اور سب زخموں کا اسی طرح بدلہ ہے۔

۳۔ عَدْل، جبکہ یہ بدلہ اصل چیز کے متوازن اور متناسب ہو۔ (تفصیل "انصاف کرنا" میں دیکھیے) ارشاد باری ہے:

وَلَا يُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا يُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ (۲/۴۸) نہ کسی کی سفارش قبول کی جائے اور نہ کسی سے کسی کا بدلہ قبول کیا جائے۔

۴۔ اَجْر: اَجْر اور اُجْرَۃ وہ بدلہ ہے جو پہلے عہد و پیمان سے متعین ہو چکا ہو یا بوقتِ ضرورت آجر بدلہ کا اعلان کرے اور اجیر اس کو قبول کر کے کام شروع کر دے۔ یہ جزائے عمل ہے۔ اور عموماً نفع مند بدلہ کے لیے بولا جاتا ہے۔ اجر کا لفظ دینی اور دنیوی دونوں طرح کے بدلہ کے لیے آتا ہے لیکن اجرت کا لفظ عموماً دنیوی بدلہ پر بولا جاتا ہے۔ اور اٰجِر کام لینے والے کو اور اَجِیر کام دینے والے خدمتگار یا اجرت وصول کرنے والے کو کہتے ہیں (مف) اور اِسْتَاْجَرَ بمعنی کسی کو مزدور یا نوکر رکھنا، اجر کا استعمال دینی، دنیوی دونوں صورتوں میں قرآن کریم میں مذکور ہے۔ ارشادِ باری ہے:

(۱) وَلَاَجْرُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ (۱۲/۵۷) اور جو لوگ ایمان لائے اور ڈرتے رہے، ان کے لیے آخرت کا اجر بہت بہتر ہے۔

(۲) قَالَ اِنِّيْٓ اُرِيْدُ اَنْ اُنْكِحَكَ اِحْدَى ابْنَتَيَّ هٰتَيْنِ عَلٰٓى اَنْ تَاْجُرَنِيْ ثَمٰنِيَ حِجَجٍ (۲۸/۲۷) انہوں نے (موسیٰؑ) سے کہا کہ میں چاہتا ہوں اپنی ان دو بیٹیوں میں سے ایک کو تم سے بیاہ دوں۔ اس (عہد) پر کہ تم آٹھ برس میری خدمت کرو۔

۵۔ جزاء کے معنی کافی ہونا اور کفایت کرنا (م۔ل) اور جزاء وہ بدلہ ہے کہ جو کام کی نسبت سے کسی صورت کم نہ ہو۔ خواہ وہ کام اور اس کا بدلہ اچھا ہو یا بُرا۔ اور اس میں عہد و پیمان اور تعین بھی شرط نہیں ارشادِ باری ہے:

وَمَا تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ (۳۷/۳۹) اور تم کو ویسا ہی بدلہ ملے گا جیسے تم کام کرتے رہے۔

۶۔ ثواب: ثوب کے بنیادی معنی دوبارہ آنا اور واپس آنا کے ہیں اور یَثُوْبُ اِلَيْهِ النَّاس کے معنی جس شخص کے پاس لوگ بکثرت آتے جاتے ہوں۔ قرآن میں یہ لفظ ان معنوں میں بھی استعمال ہوا ہے ارشادِ باری ہے:

وَاِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَاَمْنًا (۲/۱۲۵) اور جب ہم نے خانہ کعبہ کو لوگوں کے جمع ہونے اور امن پانے کی جگہ مقرر کیا۔

علیٰ ہذا القیاس انسان کو اس کے اعمال کا جو بدلہ لوٹتا ہے۔ اسے ثواب کہا جاتا ہے (مف) گو اس کا استعمال خیر و شر دونوں طرح ہو سکتا ہے۔ تاہم عموماً اچھے اعمال کے اچھے بدلہ کے لیے آتا ہے ارشادِ باری ہے:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ماحصل: (۱) بَلَغَ: کسی مقصد کے منتہیٰ یا آخری حد کو پہنچنا۔

(۲) اَصَابَ: خدا کی طرف سے انسان کو تنگی یا بھلائی پہنچنا۔

(۳) نَالَ: اس چیز تک پہنچنا اور حاصل کرنا جس کی انسان خواہش رکھتا ہو۔

(۴) نَاوَشَ: ہاتھ بڑھا کر کسی چیز تک پہنچ کر اسے پکڑنا۔ نَالَ سے عام ہے۔

(۵) تَعَاطیٰ: کسی ایسی چیز تک پہنچ کر ہاتھ چلانا جس پر اس کا حق نہ ہو۔

(۶) وَصَلَ: کسی چیز تک پہنچنا اور مل جانا۔

(۷) اَفْضیٰ: محاورۃً میاں بیوی کے ایک دوسرے کے پاس پہنچنے یا صحبت کرنے کے معنوں میں آتا ہے۔

(۸) مَسَّ: کا اصل معنی چھونا ہے۔ ترجمہ کی ضرورت سے بعض دفعہ پہنچنا کر لیا جاتا ہے۔

(۹) وَرَدَ: پانی کے گھاٹ یا کنویں پر پہنچنا۔

۳۱۔۔۔۔۔ پہنچانا

کے لیے اَبْلَغَ اور بَلَّغَ، اَوْرَدَ، جَبَا (جبو) اور اَدْلیٰ کے الفاظ آئے ہیں۔

۱۔ بَلَّغَ اور ابلغ دونوں کوئی چیز یا پیغام وغیرہ اصل منتہیٰ تک پہنچانے کے معنی میں آتے ہیں۔

ارشادِ باری ہے:

وَاِنْ اَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ اسْتَجَارَكَ فَاَجِرْهُ حَتّٰى يَسْمَعَ كَلٰمَ اللّٰهِ ثُمَّ اَبْلِغْهُ مَاْمَنَهٗ (۹/۶)	اگر کوئی مشرک تم سے پناہ کا خواستگار ہو تو اس کو پناہ دو۔ یہاں تک کہ وُہ خدا کا کلام سنے۔ پھر اس کو امن کی جگہ واپس پہنچا دو۔

دوسرے مقام پر فرمایا:

يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ (۵/۶۷)	اے پیغمبر! جو کچھ تم پر خُدا کی طرف سے نازل ہوا ہے اسے دوسرے لوگوں تک پہنچا دو۔

۲۔ اَوْرَدَ: بمعنی دوسرے شخص کو گھاٹ پر پہنچانا (مف) ارشادِ باری ہے:

يَقْدُمُ قَوْمَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَاَوْرَدَهُمُ النَّارَ وَبِئْسَ الْوِرْدُ الْمَوْرُوْدُ (۱۱/۹۸)	وُہ (فرعون) قیامت کے دن اپنی قوم کے آگے آگے چلے گا اور ان کو دوزخ میں جا پہنچائے گا۔ کیسا بُرا گھاٹ ہے جس پر وُہ پہنچے۔

۳۔ جَبَا کے بنیادی معنی میں دو باتیں پائی جاتی ہیں۔ (۱) کسی چیز کو جمع کرنا یا اکٹھا کرنا (۲) پھر اسے دوسرے مقام تک پہنچانا۔ جبیت الخراج جبایۃ محاورہ جو اموال خراج کو اکٹھا کرنے پھر اسے اصل مقام کی طرف بھیجنے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ ارشادِ باری ہے:

اَوَلَمْ نُمَكِّنْ لَّهُمْ حَرَمًا اٰمِنًا يُّجْبٰۤى اِلَيْهِ ثَمَرٰتُ كُلِّ شَيْءٍ (۲۸/۵۷)	کیا ہم نے ان کو حرم میں جو امن کا مقام ہے جگہ نہیں دی جہاں ہر قسم کے میوے پہنچائے جاتے ہیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مائل ہونا۔ یہ لفظ عام ہے۔ قرآن میں ہے:

وَلَنْ تَسْتَطِيْعُوْٓا اَنْ تَعْدِلُوْا بَيْنَ النِّسَآءِ وَلَوْ حَرَصْتُمْ فَلَا تَمِيْلُوْا كُلَّ الْمَيْلِ (۴/۱۲۹) — اور تم خواہ کتنا ہی چاہو عورتوں میں ہرگز برابری نہیں کرسکو گے۔ تو ایسا بھی نہ کرنا کہ ایک ہی طرف جھک جاؤ۔

۳۔ عَنَا يَعْنُوْا بمعنی ذلیل ہونا، پست ہونا۔ فرمانبردار ہونا۔ اور عَنَا يَعْنِيْ بمعنی مشقت برداشت کرنا۔ اور عَنِيَ يَعْنٰى بمعنی تھکنا (منجد) گویا عَنَا يَعْنِيْ ذلیل ہوکر، تھک کر یا مشقت سے عاجز آکر جھکنا کے معنی دیتا ہے۔ ارشادِ باری ہے:

وَعَنَتِ الْوُجُوْهُ لِلْحَيِّ الْقَيُّوْمِ (۲۰/۱۱۱) — اور زندہ و قائم کے رُوبرو منہ جُھک جائیں گے۔

۴۔ صَغَا يَصْغُوْا، پوری طرح جھکنے کے معنی میں آتا ہے۔ صَغَتِ النُّجُوْمُ وَالشَّمْسُ بمعنی سورج یا ستاروں کا مائل بہ غروب ہونا (مف۔ منجد) اور صَغَيْتُ الْاِنَاءَ میں نے برتن کو جُھکایا کہ اس سے چیز نکل آئے اور اَصْغٰى اِلَيْهِ بمعنی کسی طرف کان جھکانا۔ کان دھرنا (م۔م) قرآن میں ہے:

اِنْ تَتُوْبَآ اِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا (۶۶/۴) — اگر تم دونوں خدا کے آگے توبہ کرو (تو بہتر ہے، کیونکہ) تمہارے دل کج ہوگئے ہیں۔

۵۔ رَكَنَ: رُکن بمعنی قوت۔ غلبہ۔ قلعہ۔ مضبوط پہلو۔ اور رَكَنَ بمعنی کسی پر بھروسہ کرنا اور اس کی طرف جُھکنا جس سے قوت حاصل کی جائے۔ (منجد) ارشادِ باری ہے:

وَلَوْلَآ اَنْ ثَبَّتْنٰكَ لَقَدْ كِدْتَّ تَرْكَنُ اِلَيْهِمْ شَيْـًٔا قَلِيْلًا (۱۷/۷۴) — اور اگر ہم تم کو ثابت قدم نہ رکھتے تو تم کسی قدر ان کی طرف مائل ہونے ہی لگے تھے۔

۶۔ مَادَ: بمعنی کسی چیز میں حرکت پیدا ہوکر جُھکنا۔ ہل جُل کر کسی بھی طرف جُھک پڑنا (م۔ل) حرکت کرنا، ہلنا، کانپنا (منجد) مادت الغصن بمعنی شاخ جُھک پڑی (منجد) قرآن میں ہے:

وَجَعَلْنَا فِي الْاَرْضِ رَوَاسِيَ اَنْ تَمِيْدَ بِهِمْ (۲۱/۳۱) — اور ہم نے زمین میں پہاڑ بنائے تاکہ لوگوں (کے بوجھ) سے ہلنے (اور جُھکنے) نہ لگے۔

۷۔ خَشَعَ: عاجزی کی وجہ سے جھکنا۔ ایسا خوف جس کا اثر جوارح پر ظاہر ہو (مف) یہ عموماً آنکھوں، چہرہ، آواز اور دل کے جُھکنے کے لیے آتا ہے۔ اور اس میں خوف بھی شامل ہوتا ہے۔ مثلاً:

(۱) آواز کے لیے:

وَخَشَعَتِ الْاَصْوَاتُ لِلرَّحْمٰنِ (۲۰/۱۰۸) — اور خدا کے سامنے آوازیں پست ہو جائیں گی۔

(۲) آنکھ کے لیے:

خَاشِعَةً اَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ (۷۰/۴۴) — اُن کی آنکھیں جھک رہی ہوں گی اور ان پر ذلت چھا رہی ہوگی۔

۸۔ ذَلَّ: بمعنی زور اور قہر اور دباؤ کی وجہ سے بکنا۔ (اور اس کی ضد عَزَّ ہے) (مف) ذلیل ہونا طبیعت

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۴) مَوَالِی، قریبی اور ترکہ کا وارث۔
(۵) خَلِیْل: پکا اور گہرا دوست جس سے دلی محبت ہو
(۶) حَمِیْم: گرمجوشی دکھلانے والا۔
(۷) وَلِیْجَة: دخیل کار۔ معتمد علیہ۔
(۸) بِطَانَة: ہم راز یا رازدان۔
(۹) خَذُوْل: وقت پڑنے پر دغا دے جانے والا۔ اور
(۱۰) اَخْدَان: آشنا۔ یار۔ بدکار دوست۔

دوست بنانا کے لیے تَوَلّی آئے گا۔ ارشادِ باری ہے:

كُتِبَ عَلَيْهِ اَنَّهٗ مَنْ تَوَلَّاهُ فَاَنَّهٗ يُضِلُّهٗ (۲۲/۴) یہ بات طے ہو چکی کہ جو شخص بھی شیطان کو دوست بنائیگا تو وہ اسے بہکا کر چھوڑے گا۔

۲۵۔۔۔۔ دھتکارا ہوا

کے لیے رَجِیْم، دُحُوْر اور مَدْحُوْر اور خَاسِئ (خَسَأ) کے الفاظ آئے ہیں۔

۱۔ رَجِیْم: رَجْم بمعنی دُور سے پتھر کنکر پھینکنا (مف) مادی اور معنوی دونوں طرح سے استعمال ہوتا ہے۔ اور رَجِیْم بمعنی ملعون، مردود۔ قرآن میں ہے:

فَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ (۱۶/۹۸) جب تم قرآن پڑھنے لگو تو شیطان مردود سے اللہ کی پناہ مانگو۔

۲۔ دُحُوْر: دَحَرَ کے بنیادی معنی میں دو باتیں پائی جاتی ہیں (۱) دھتکارنا (۲) دُور کرنا (م ل) یعنی کسی کو دھتکار کر وہاں سے نکال دینا۔ قرآن میں ہے:

دُحُوْرًا وَّلَهُمْ عَذَابٌ وَّاصِبٌ (۳۷/۹) (یہ شیطان) دھتکارے جاتے ہیں اور ان کے لیے دائمی عذاب ہے۔

قَالَ اخْرُجْ مِنْهَا مَذْءُوْمًا مَّدْحُوْرًا۔ (۷/۱۸) اللہ تعالیٰ نے (ابلیس سے) کہا، اس (جنت سے) نکل جا۔ پاجی مردود۔

۳۔ خَسَأ: بمعنی کتے یا سور کو دھتکارنا۔ (منجد) ذلیل اور حقیر سمجھ کر دھتکارنا۔ ارشادِ باری ہے:

قَالَ اخْسَئُوْا فِيْهَا وَلَا تُكَلِّمُوْنِ (۲۳/۱۰۸) اللہ فرمائے گا۔ اسی (دوزخ) میں پھٹکارے ہوکر پڑے رہو اور مجھ سے بات نہ کرو۔

ماحصل: (۱) رَجِیْم: بمعنی مردود اور ملعون۔ (۲) دَحُوْرًا: دھتکارا اور نکالا ہوا۔
(۳) خَاسِئ: حقیر اور ذلیل ہونے کی وجہ سے دھتکارا ہوا۔

۲۶۔۔۔۔ دُھندلانا ۔۔۔ دُھندلا نظر آنا

کے لیے اِنْكَدَرَ، اَبْيَضَّ، عَمِیَ اور غُمَّة کے الفاظ قرآن کریم میں آئے ہیں۔

۱۔ اِنْكَدَرَ: كَدَرٌ بمعنی گدلا پن (ضد صَفَاءٌ) عَيْشٌ كَدِرٌ بمعنی تیرہ زندگی۔ اور كُدْرَةٌ بمعنی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہی کر لیا جاتا ہے۔

۴۔ سَدِیْدًا : سَدّ بمعنی روک۔ آڑ یا دیوار ہے جو دو چیزوں کے درمیان بنائی گئی ہو۔ اور سَدّ بمعنی پتھروں سے شگاف بند کرنا۔ اور سِدَاد اس مسالہ کو کہتے ہیں جس سے رخنہ یا شگاف پر کیا جائے اور قول سدید وُہ بات ہے جس میں کوئی رخنہ کوئی اینچ پیچ اور چکر نہ ہو۔ صحیح درست سچی اور سیدھی بات۔ اور اس کی ضد قول الزور ہے جو جھوٹ سے بہت زیادہ وسیع مفہوم رکھتا ہے ارشادِ باری ہے:

فَلْيَتَّقُوا اللّٰهَ وَلْيَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا (۴/۹) سو انہیں چاہیے کہ خُدا سے ڈریں اور بات سیدھی کریں۔

ماحصل: (۱) مُسْتَقِيْم: متوازن، معتدل اور سیدھا۔

(۲) سَوِیّ: ہموار، سیدھا اور درست۔

سَوَاء: درمیان سے گزرنے والا اور سیدھا۔

(۳) قَصْد: اقدار کی صحیح تعیین کرنے والا اور افراط تفریط سے پاک۔

(۴) سَدِیْد: ایسی چیز جس میں کوئی رخنہ اور اینچ پیچ نہ ہو۔ مضبوط، صاف اور سیدھا۔

سیر کرنا کیلئے دیکھیے "چلنا" اور "سفر کرنا"

۲۸ ـــــ سیر کرانا

کے لیے سَیَّرَ اور اَسْرٰی (سری) کے الفاظ آئے ہیں۔ ان میں بڑا واضح سا فرق ہے۔ اگر یہ سیر رات کو کرائی جائے تو اَسْرٰی کا لفظ آئے گا۔ اور اَسْرٰی بمعنی رات کو لے چلنا۔ لے نکلنا۔ جیسے فرمایا:

سُبْحٰنَ الَّذِيْٓ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَى۔ (۱۷/۱) پاک ذات ہے وُہ جس نے ایک رات اپنے بندے کو مسجد حرام سے لے کر مسجدِ اقصٰی تک سیر کرائی۔

اور اگر یہ سیر دن کو یا عام حالات میں کرائی جائے تو سَیَّرَ کا استعمال ہوگا۔ گویا سَیَّرَ کا لفظ عام ہے اور اَسْرٰی خاص۔ جیسے فرمایا:

هُوَ الَّذِيْ يُسَيِّرُكُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ (۱۰/۲۲) وُہی ذات ہے جو تمہیں خشکی اور تری میں چلاتا پھراتا ہے۔

۲۹ ـــــ سیڑھی

کے لیے سُلَّم اور مَعَارِج دو الفاظ آئے ہیں۔

۱۔ سُلَّم: یہ لفظ معارج یا معراج سے اعم ہے۔ گو سُلَّم کا لفظ مکان میں اینٹ پتھر سے بنی ہوئی چھت

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۵ــــــ کسان

کے لیے زُرّاع اور کُفّار کے الفاظ قرآن کریم میں آئے ہیں۔

۱- زُرّاع: زارع کی جمع بمعنی زراعت یا کھیتی باڑی کرنے والا۔ کاشت کار۔ کسان۔ اس کا استعمال عام ہے۔ قرآن میں ہے:

کَزَرۡعٍ اَخۡرَجَ شَطۡـَٔهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسۡتَغۡلَظَ فَاسۡتَوٰى عَلٰى سُوۡقِهٖ يُعۡجِبُ الزُّرَّاعَ (۴۸/۲۹)	کھیتی کی طرح جس نے اپنی سوئی نکالی۔ پھر موٹی ہوئی پھر نال پر سیدھی کھڑی ہو گئی (اور) کاشتکاروں کو بھلی معلوم ہونے لگی۔

۲- کُفّار: (کافر کی جمع) کفر بمعنی کسی چیز کو چھپانا۔ اور کافر کئی معنوں میں آتا ہے (۱) خدا کا منکر (۲) خدا کی نعمتوں کا منکر، ناشکرا (۳) حقیقت چھپانے والا۔ پوشیدہ طور پر رہنے والا۔ لوگوں سے دور الگ تھلگ زمین۔ پودے۔ کاشتکار۔ (منجد) اور اَلْکَفْرُ بمعنی لوگوں سے دور دراز زمین۔ دیہات (منجد) قرآن میں ہے:

كَمَثَلِ غَيۡثٍ اَعۡجَبَ الۡكُفَّارَ نَبَاتُهٗ (۵۷/۲۰)	بارش کی طرح کہ (اس سے کھیتی اگتی اور) کسانوں کی کھیتی بھلی لگتی ہے۔

ماحصل: کسان بیج کو زمین میں دفن کرنے کے لحاظ سے کافر اور بعد میں اس کی نگہداشت کے لحاظ سے زارع ہوتا ہے۔

۱۶ــــــ کشتی ــ جہاز

کے لیے جارِیَة، سَفِیْنَة اور فُلْک کے الفاظ قرآن کریم میں آئے ہیں۔

۱- جَارِیَة: جَرٰی یَجْرِیْ بمعنی چلنا اور بہنا۔ پانی اور ہوا کی طرح چلنے والی چیزوں کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ اسی مناسبت سے کشتی کو جَارِیَة کہتے ہیں ج جوار (مف) اور اس سے مراد بادبانی کشتی ہے جو ہوا اور پانی کے رخ اور بہاؤ کی مناسبت سے چلتی ہے۔ ارشادِ باری ہے:

وَلَهُ الۡجَوَارِ الۡمُنۡشَئٰتُ فِى الۡبَحۡرِ كَالۡاَعۡلَامِ (۵۵/۲۴)	اور اونچی اونچی کشتیاں جو سمندر میں پہاڑوں کی طرح (نظر آتی ہیں) اسی کی ہیں۔

۲- سَفِیْنَة: سَفَنَ بمعنی چھیلنا اور نرم بنانا۔ اور سَفَن بمعنی چوب تراشی کا آلہ۔ اور سَفِیْن بمعنی لکڑی پھاڑنے کی کیل یا پھانہ اور مِسْفَن بمعنی چوب تراشی کے اوزار۔ اور سَفَانَة بمعنی جہاز سازی کا پیشہ۔ اور سَفِیْنَة بمعنی جہاز، کشتی۔ (منجد) گویا سَفِیْنَة سے مراد ایسی کشتی ہے جو تراش خراش کر ہموار اور آرام دہ بنائی گئی ہو۔ ارشاد باری ہے:

اَمَّا السَّفِيۡنَةُ فَكَانَتۡ لِمَسٰكِيۡنَ يَعۡمَلُوۡنَ فِى الۡبَحۡرِ (۱۸/۷۹)	وہ کشتی غریب لوگوں کی تھی جو دریا میں محنت (مزدوری) (کشتی چلا کر گزارا) کرتے تھے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں بوجھ بٹانے والا ہو۔ قرآن میں ہے:

وَاجْعَلْ لِّيْ وَزِيْرًا مِّنْ اَهْلِيْ (۲۰/۲۹) اور میرے گھر والوں سے (ایک کو) میرا وزیر (مددگار) مقرر فرما۔ (جالندھری)

ایک کو کام بنانے والا میرے گھر کا (عثمانیؒ)

۷۔ عَضُد، بمعنی بازو کندھے سے لے کر کہنی تک کا حصّہ اور عَضَدَہٗ بمعنی کسی کا بازو پکڑنا اور اسے سہارا دینا۔ اسی لحاظ سے عَضُد کا لفظ استعارۃً مددگار کے معنی میں آتا ہے (مف) (ج اعضاد۔ (منجد) ارشادِ باری ہے:

وَمَا كُنْتُ مُتَّخِذَ الْمُضِلِّيْنَ عَضُدًا (۱۸/۵۱) اور میں ایسا نہ تھا کہ گمراہ کرنے والوں کو مددگار بناتا۔

ماحصل: (۱) ناصر اور نصیر: ظلم اور زیادتی کے وقت مدد کرنے والا۔

(۲) حواری: انبیاء کے مددگاروں کا خاص ٹولہ۔

(۳) ولی اور مولیٰ: حمایتی اور قریبی دوست اور مددگار۔

(۴) شہید: موقعہ پر حاضر ہو کر کسی کے حق میں گواہی دے کر مدد کرنے والا۔

(۵) ظہیر: ایسا مددگار جس پر تکیہ کیا جا سکے۔ پشت پناہ۔

(۶) وزیر: کام کی زیادتی میں ہاتھ بٹانے والا۔

(۷) عضد: دست و بازو ثابت ہونے والا مددگار۔

۲۰۔۔۔ مذاق اڑانا

کے لیے اِسْتَهْزَاَ (ھزء) اور سَخِرَ، فَنَّدَ کے الفاظ قرآن کریم میں آئے ہیں۔

۱۔ استہزاء: الھزء بمعنی کسی کا اندرونی طور پر مذاق اڑانا (مف) اور استہزاء بمعنی خلافِ عقل سمجھ کر کسی آدمی کا ایسے فعل پر مذاق اڑانا جو اس سے سرزد بھی نہ ہوا ہو (فق ل ۲۱۲) قرآن میں ہے:

وَاِذَا خَلَوْا اِلٰى شَيٰطِيْنِهِمْ قَالُوْٓا اِنَّا مَعَكُمْ اِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِءُوْنَ (۲/۱۴) جب یہ منافق اپنے شیطان ساتھیوں سے علیحدگی میں گفتگو کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم تو محض ان کا مذاق اڑاتے ہیں۔

۲۔ سخر، مسخر میں ذلت اور حقارت کا پہلو پایا جاتا ہے (م۔ل) سَخَرَ بمعنی کسی سے بیگار لینا اور سَخَّرَ بمعنی کسی کو ذلیل کرنا۔ مغلوب کرنا (منجد) اور بمعنی کسی کا عیب بیان کر کے اس کا مذاق اڑانا جس سے کسی کی تحقیر و تذلیل مقصود ہو (فق ل ۲۱۱) ارشادِ باری ہے:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنُوْا خَيْرًا مِّنْهُمْ (۴۹/۱۱) اے ایمان والو! کوئی گروہ دوسرے کا مذاق نہ اڑائے ہو سکتا ہے کہ وہ اس (مذاق اڑانے والے گروہ) سے بہتر ہوں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں بدل دیتا ہے۔ ارشاد باری ہے؛

فَاَنْزَلْنَا عَلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ (۲/۵۹) — تو ہم نے اُن ظالموں پر عذاب نازل کیا، کیوں کہ وہ نافرمانی کرتے تھے۔

۲۔ اَصْبَحَ ، بمعنی ہو گیا۔ ایک حالت سے دوسری حالت کی تبدیلی کے لیے یا ایک صفت سے دوسری صفت کی تبدیلی کے لیے آتا ہے (م۔ق) اَصْبَحَ الْحَقُّ بمعنی حق ظاہر ہو گیا (منجد)

ارشاد باری ہے؛

فَاَصْبَحَ فُؤَادُ اُمِّ مُوْسٰى فٰرِغًا (۲۸/۱۰) — موسیٰ کی ماں کا دل بے قرار (صبر سے خالی) ہو گیا۔

۳۔ صَدَرَ ؛ (صدورًا) کسی کام کے بخیر و خوبی سرانجام پانے پھر اس سے فراغت کے بعد واپسی پر بولا جاتا ہے (مف) ارشاد باری ہے؛

يَوْمَئِذٍ يَّصْدُرُ النَّاسُ اَشْتَاتًا لِّيُرَوْا اَعْمَالَهُمْ (۹۹/۶) — اس دن لوگ گروہ گروہ ہو کر آئیں گے تاکہ ان کو ان کے اعمال دکھلا دیے جائیں۔

دوسرے مقام پر ہے؛

قَالَتَا لَا نَسْقِيْ حَتّٰى يُصْدِرَ الرِّعَآءُ (۲۸/۲۳) — وہ دونوں کہنے لگیں ہم اس وقت تک (اپنی بکریوں کو) پانی نہیں پلائیں گی جب تک کہ دوسرے چرواہے پلا کر واپس نہ چلے جائیں۔

۴۔ وَقَعَ کے بنیادی طور پر دو معنی ہیں (۱) کسی چیز کا ثابت ہونا (۲) نیچے گرنا۔ اور واقعۃ عام طور پر ایسے حادثہ کو کہتے ہیں جس میں شدت اور سختی ہو۔ قرآن میں اس لفظ کا استعمال عذاب، مکروہات اور شدائد کے لیے ہوا ہے (مف) جیسے فرمایا؛

سَاَلَ سَآئِلٌۢ بِعَذَابٍ وَّاقِعٍ (۷۰/۱) — ایک طلب کرنے والے نے عذاب طلب کیا جو نازل ہو کر رہے گا۔

دوسرے مقام پر ہے؛

وَوَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ بِمَا ظَلَمُوْا (۲۷/۸۵) — اور ان کے ظلم کے سبب اُن کے حق میں وعدۂ عذاب پورا ہو کر رہے گا۔

ماحصل؛ (۱) كَانَ ، حدوث کی اطلاع کے لیے (۳) صُدُوْر ، کسی کام سے بخیر و خوبی فراغت پانے پر۔
(۲) اَصْبَحَ ، حالت یا صفت کی تبدیلی کے لیے۔ (۴) وَقَعَ ، کسی ناگوار امر کے وقوع میں آنے کیلئے آتا ہے؛

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مَلْكٌ بمعنی کسی چیز پر اختیار۔ تصرّف۔ قرآن میں ہے:

مَآ اَخْلَفْنَا مَوْعِدَكَ بِمَلْكِنَا (۲۰/۸۷) ہم نے اپنے اختیار سے تم سے وعدہ خلافی نہیں کی۔

اور مُلْكٌ بمعنی وُہ علاقہ جہاں کسی کو اختیارِ تصرّف حاصل ہو۔ مملکت۔ بادشاہی۔ جیسے فرمایا:

تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ (۳/۲۶) جسے چاہے تُو بادشاہی دیتا ہے۔

۱۰۔ مَلَكٌ اور مَلِكٌ: مَلَكٌ بمعنی فرشتہ (ج ملائك اور ملائکۃ)

وَلَآ اَقُوْلُ لَكُمْ اِنِّيْ مَلَكٌ (۱۱/۳۱) اور نہ تمہیں یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں۔

اور مَلِكٌ بمعنی بادشاہ۔ صاحبِ ملک (ج ملوك)

اِنَّ الْمُلُوْكَ اِذَا دَخَلُوْا قَرْيَةً (۲۷/۳۴) بلاشبہ بادشاہ جب کسی بستی میں داخل ہوتے ہیں۔

۱۱۔ وَقْرٌ اور وِقْرٌ: وَقْرٌ کا استعمال غیر مرئی بوجھ سے مخصوص ہے۔ وَقَرَتْ اُذُنُهٗ بمعنی کان کا بھاری یا بوجھل ہونا۔ اور وَقْرٌ بمعنی ثقل سماعت۔ اور وِقْرٌ ایسے ہی غیر مرئی بوجھ کے لیے آتا ہے جو زیادہ سے زیادہ اٹھایا جا سکتا ہو۔ قرآن میں ہے:

فَالْحٰمِلٰتِ وِقْرًا (۵۱/۲) پھر اُن ہواؤں کی قسم جو (پانی کا) بوجھ اٹھاتی ہیں

۱۲۔ هَوْنٌ اور هُوْنٌ: هون میں دو باتیں بنیادی ہیں۔ (۱) آسانی (۲) نرمی (م-ل) پھر اگر اس میں سبکی کا پہلو شامل نہ ہو تو یہ محمود صفت ہے۔ بمعنی تواضع اور انکسار۔ ارشاد باری ہے:

وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا (۲۵/۶۳) اور خدا کے بندے وُہ ہیں جو زمین پر متواضع ہو کر چلتے ہیں۔

اور اگر ان بنیادی باتوں میں سُبکی بھی شامل ہو جائے تو یہ هُوْنٌ ہے۔ بمعنی خفت اور ذلت۔ ارشاد باری ہے:

فَالْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ (۴۶/۲۰) سو آج تم کو ذلّت کا عذاب ہوگا۔

۶۔ چند محاورات

۱۔ حِجْرًا مَّحْجُوْرًا: حِجَارَةٌ بمعنی پتھر۔ اور حِجْرٌ ہر اس چیز کو کہتے ہیں جو پتھر کی طرح سخت بھی ہو اور روک یا آڑ کا کام بھی دے۔ اہلِ عرب کی عادت تھی کہ جب اپنے کسی دشمن کو، جس سے انہیں تکلیف پہنچنے کا خطرہ ہوتا۔ دیکھ کر یا کسی دوسری آفت کو دیکھ کر حِجْرًا مَّحْجُوْرًا کہتے۔ جیسے ہم کہتے ہیں "اس سے خدا کی پناہ" تو سننے والا اسے سن کر عموماً تکلیف نہیں پہنچاتا تھا۔ قرآن نے بھی اس محاورہ کو استعمال فرمایا ہے:

لَا بُشْرٰى يَوْمَئِذٍ لِّلْمُجْرِمِيْنَ وَيَقُوْلُوْنَ حِجْرًا مَّحْجُوْرًا (۲۵/۲۲) اس دن گنہگاروں کے لیے کوئی خوشخبری کی بات نہ ہوگی اور وُہ چیخ اٹھیں گے کہ پناہ بخدا (ت-ق)

۲۔ اَدْلٰى (دلو) اِلٰى فلان، دَلْوٌ بمعنی پانی کا خالی ڈول۔ اور اَدْلٰى بمعنی خالی ڈول بھرنے کے لیے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ